مختصر عیدِ غدیر

محترم قارئین کرام!

یہ تحریر نیم رافضیوں کے لیے ہے جو کہتے تو خود کو سنی ہیں لیکن کام رافضیوں والے کرتے ہیں اور اس تحریر کا تعلق ہمارے ان سنی بھائیوں سے ہے جو اہلبیت کی محبت میں ان کاموں کو اختیار کر لیتے ہیں جو روافض کا شعار ہیں۔

غدیرِ خم کے واقعے کا پسِ منظر

غدیرِ خم کے واقعے کا پسِ منظر جو روایات میں آتا ہے وہ کچھ یوں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج سے قبل حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف خمس وغیرہ جمع کرنے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی ایک جماعت پر امیر بنا کر بھیجا تھا۔ واپسی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس کے مال میں سے ایک بہترین لونڈی اپنے لیے رکھ لی۔ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے اس پہ اعتراض کیا۔ جب یہ لوگ مکہ پہنچے تو ان میں سے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے ....

(جاری ہے)

مختصر عیدِ غدیر

غدیرِ خم کے واقعے کا پسِ منظر

نبی کریم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم علی رضی اللہ عنہ سے (اس معاملے کی وجہ سے) رنجش رکھتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی : ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کہ علی رضی اللہ عنہ کے لیے خمس میں اس سے بھی زیادہ حصہ ہے جو انہوں نے رکھ لیا ہے۔

(صحیح البخاری: 4350، مسند احمد: 22967، 23036، مرقاۃ شرح المشکاۃ: 11/247، البیہقی فی الکبری 6/342، الصواعق المحرقۃ 1/109، الاعتقاد للبیہقی ص 498، البدایۃ والنہایۃ 5/227)

(جاری ہے)

غدیرِ خم کے واقعے کا پسِ منظر

ابن کثیر اپنی تصنیف السیرۃ النبویۃ میں اس کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:
ذی الحجہ کا مہینہ تھا،اس ماہ کی اٹھارہ تاریخ تھی، اتوار کا دن تھا، نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر ایک عظیم الشان خطبہ ارشاد فرمایا جس میں سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجھہ کے فضل و کمال، امانت و دیانت، عدل و انصاف کے بارے میں اپنی زبان حقیقت بیان سے شہادت دی اس شہادت کے بعد اگر کسی غلط فہمی کے باعث کسی کے دل میں سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجھہ کے بارے میں ....

(جاری ہے)

غدیرِ خم کے واقعے کا پسِ منظر

کوئی وسوسہ تھا تو وہ ہمیشہ کے لیے محو ہو گیا۔ حضرت بریدہ بن حصیب کہتے ہیں میں بھی ان لوگوں میں سے تھا جن کے دلوں میں سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجھہ کی ذات والا صفات کے بارے میں طرح طرح کی غلط فہمیاں پیدا ہوگئی تھیں سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اس ارشاد پاک کو سن کر میرے دل میں سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجھہ کی اتنی محبت پیدا ہو گئی کہ آپ میرے سب سے زیادہ محبوب بن گئے۔

(السیرۃ النبویۃ، از ابن کثیر)

(جاری ہے)

غدیرِ خم کے واقعے کا پسِ منظر

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے حضرت بریدہ تو راضی ہو گئے البتہ لوگوں کے درمیان یہ بات پھیل گئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔لہٰذا نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات کے متعلق عام الناس کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے شبہات کو ختم کرنے کے لیے خطاب کرنا مناسب سمجھا اور اس کے لیے غدیرِ خم کے مقام کو چنا گیا۔

(جاری ہے)

غدیرِ خم کے واقعے کا پسِ منظر

غدیرِ خم مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔چونکہ یہ مقام عہدِ نبوی میں ایک چوراہے کی حیثیت رکھتا تھا،یہاں سے جزیرہ نما عرب کے اطراف و اکناف کے لیے راستے نکلتے تھے،لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مقام کو نہایت مناسب سمجھا۔چنانچہ حج سے واپسی پر جب حجاج کرام کا قافلہ غدیرِ خم کے مقام پر پہنچا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں مختصر قیام فرمایا اور بعد نمازِ ظہر خطبہ ارشاد فرمایا کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ جس کا میں مولا ہوں، علی بھی اس کے مولا ہیں۔

(مسند احمد:18479)

کیا اس روایت سے مولی علی کی خلافت بلا فصل ثابت ہوتی ہے ؟

01۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی رفض توڑ کتاب "تحفہ اثناء عشریہ" میں اس روایت کا مطلب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دوستی کو واجب ٹھہرانا اور دشمنی سے ڈرانا لکھا ہے۔

(انظر تحفہ اثناء عشریہ مترجم ص418)

مختصر عیدِ غدیر

کیا اس روایت سے مولی علی کی خلافت بلا فصل ثابت ہوتی ہے ؟

02۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:
حدیث مذکورہ میں مولا سے مراد محبوب ہے حدیث کے آخری دعائیہ الفاظ اس پر قرینہ ہیں، حدیث میں کوئی لفظ ایسا موجود نہیں ، جو اس بات کا قرینہ بن سکے کہ مولا سے مراد امام ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا: کہ "میں جس کا مولا ہوں" اس سے بعد والی بات کو سامعین کے ذہن میں پختہ کرنے کی غرض سے ہے، اگر آپ اس موقع پر امامت علی ہی کا اعلان فرما رہے ہوتے، تو اس سے صریح اور واضح تر لفظ میں امامت کا اعلان کر سکتے تھے۔

(السیف المسلول، ص245)

کیا اس روایت سے مولی علی کی خلافت بلا فصل ثابت ہوتی ہے؟

03۔ شیخ الاسلام امام احمد رضا خان قادری محدث بریلی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:
"جس کا میں مولا اس کا یہ علی مولا، دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے، اور دشمن رکھ اسے جو اس سے دشمنی کرے۔ حدیث صحیح ہے، اور اس میں بعض علمائے شان نے جو کلام کیا مقبول نہیں، مگر تفضیلیہ یا رافضیہ کا مطلب اس سے کچھ نہیں نکلتا۔

(مطلع القمرین ص71)

کیا اس روایت سے مولیٰ علی کی خلافت بلا فصل ثابت ہوتی ہے ؟

04۔ فخر سادات، مامور من الرسول حضرت سید پیر مہر علی شاہ گیلانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

خم غدیر کے واقعہ کے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" بریدہ کی شکایت کی وجہ سے تھا اس کا مطلب یہ ہے، کہ علی سے دوستی اور محبت رسول اللہ ﷺ سے دوستی ہے۔

(جاری ہے)

کیا اس روایت سے مولی علی کی خلافت بلا فصل ثابت ہوتی ہے؟

آگے لکھتے ہیں :

بریدہ اسلمی کے بیان واقعات و مبشرات اور اپنے مقام پر بیان شدہ نصوص قرآنیہ سے واضح ہوجاتا ہے، کہ خُم غدیر والی حدیث کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل سے کوئی تعلق نہیں۔

مزید لکھتے ہیں :

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی حدیثِ خُم غدیر کو اپنی خلافت کے لئے سند نہیں سمجھے ہوئے تھے۔

(تصفیہ مابین سُنّی و شیعہ ص 33-34)

کیا اس روایت سے مولی علی کی خلافت بلا فصل ثابت ہوتی ہے ؟

(جن بزرگوں کی کتب کے حوالے یہاں درج کیے گئے ہیں یہ سب اہلسنت کی وہ مسلّمہ شخصیات ہیں جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو افضل البشر بعد الانبیاء مانتے ہیں۔)

کیا اس روایت سے مولی علی کی خلافت بلا فصل ثابت ہوتی ہے؟

اور سب سے بڑھ کر تو خود سیدنا مولی علی مشکل کشاء کرم اللہ وجهه الکریم کا یہ قول حجت اور حرف آخر ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بلغنی أن أناسا یفضلونی علی أبی بکر وعمر، لا یفضلنی أحد علی أبی بکر وعمر إلا جلدته حد المفتری

(فضائل الصحابہ لامام احمد بن حنبل ص 336 روایت نمبر484)، (کنزالعمال، کتاب الفضائل، حدیث 36103، جلد 13، ص 6/7)
(تاریخ دمشق لابن عساکر 343/26)، (الصارم المسلول، ص 405))

(جاری ہے)

کیا اس روایت سے مولی علی کی خلافت بلا فصل ثابت ہوتی ہے ؟

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "مجھے خبر ملی ہے کہ کچھ لوگ ابو بکر اور عمر پر مجھے فضیلت دیتے ہیں، مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین پر کوئی فضیلت نہ دے ورنہ اسے وہ سزا دونگا جو ایک مفتری (جھوٹ و. بھتان والے) کی سزا ہوتی ہے (یعنی ۸۰ کوڑے مارونگا)"۔

(فضائل الصحابہ لامام احمد بن حنبل ص 336 روایت نمبر484)، (کنزالعمال، کتاب الفضائل، حدیث 36103، جلد 13، ص 6/7)
(تاریخ دمشق لابن عساکر 343/26)، (الصارم المسلول، ص 405))

18 ذو الحجہ کو عید غدیر منانے کا آغاز کب سے ہوا اور کس نے کیا؟

معزالدولہ رافضی نے ۱۸ذوالحجہ ۳۵۱ھ کو بغداد میں عید منانے کا حکم دیا اور اس عید کا نام "عید خم غدیر" رکھا، خوب ڈھول بجائے گئے اور خوشیاں منائی گئیں۔ اسی تاریخ کو یعنی ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ چونکہ شہید ہوئے تھے لہٰذا اس روز شیعوں کے لیے "خم غدیر" کی عید منانے کا دن تجویز کیا گیا۔ احمد بن بویہ دیلمی یعنی معزالدولہ کی اس ایجاد کو جو ۳۵۱ھ میں ہوئی، شیعوں نے یہاں تک رواج دیا کہ آج کل کے شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ عید غدیر کا مرتبہ عیدالاضحیٰ سے زیادہ بلند ہے۔

(جاری ہے)

البدایہ و النہایہ میں ہے:

ثُمَّ دخلت سنة ثنتين وخمسين وثلثمائة فِي عَاشِرِ الْمُحَرَّمِ مِنْ هَذِهِ السَّنَةِ أَمَرَ مُعِزُّ الدَّوْلَةِ بْنُ بُوَيْهٍ قَبَّحَهُ اللهُ أَنْ تغلق الأسواق وأن يلبس النساء المسوح من الشعر وأن يخرجن فى الأسواق حاسرات عن وجوههن، ناشرات شعورهن يَلْطُمْنَ وُجُوهَهُنَّ يَنُحْنَ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بن أبى طالب، وَلَمْ يُمْكِنْ أَهْلَ السُّنَّةِ مَنْعُ ذَلِكَ لِكَثْرَةِ الشيعة وظهورهم، وكون السلطان معهم.

(جاری ہے)

مختصر عیدِ غدیر

18 ذو الحجہ کو عید غدیر منانے کا آغاز کب سے ہوا اور کس نے کیا؟

۳۵۲ ہجری کے دس محرم الحرام کو معز الدولہ بن بویہ (اللہ اسے برباد کرے) نے حکم دیا کہ بازاروں کو بند کردیا جائے، اور عورتیں بالوں کے کمبل پہن کر ننگے سر بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ چہروں پر طمانچہ مارتی ہوئی امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ پر نوحہ کرتی ہوئی بازاروں میں جلوس نکالیں۔ اس زمانہ میں روافض کا غلبہ تھا اور بادشاہ بھی ان کے موافق تھا اس وجہ سے اہل سنت کا انہیں روکنا ممکن نہیں تھا۔

(جاری ہے)

مختصر عیدِ غدیر

18 ذو الحجہ کو عید غدیر منانے کا آغاز کب سے ہوا اور کس نے کیا؟

وفی ثامن عشرَ ذِی الْحِجَّةِ مِنْهَا أَمَرَ مُعِزُّ الدَّوْلَةِ بن بويه بإظهار الزينة فی بغداد وَأَنْ تُفْتَحَ الْأَسْوَاقُ بِاللَّيْلِ كَمَا فِی الْأَعْيَادِ، وأن تضرب الدبادب والبوقات، وأن تعشل النيران فی أبواب الْأُمَرَاءِ وَعِنْدَ الشُّرَطِ، فَرَحًا بِعِيدِ الْغَدِيرِ۔ غَدِيرِ خم اور اسی سال اٹھارہ ذوالحجہ کو معز الدولہ نے حکم دیا کہ شہر میں زینت کا اظہار کیا جائے۔ اور راتوں کو بازار کھول دیئے جائیں جس طرح عید کی راتوں کو ہوا کرتا ہے، اور بگلیں اور ڈھول بجائے جائیں اور آگ روشن کی جائے امراء اور سپاہیوں کے دروازوں پر۔ یہ سب عید غدیر یعنی غدیر خم کی خوشی میں کی وجہ سے ہے۔

(البدایہ و النہایہ، جلد 11، صفحہ 276، دار إحیاء التراث العربی)

18 ذو الحجہ کو عید غدیر منانے کا آغاز کب سے ہوا اور کس نے کیا؟

البدایہ و النہایہ کی ان عبارات سے یہ بات ثابت ہوئی کی عید غدیر کا آغاز ۳۵۲ ہجری سے ہوا ہے، اس سے پہلے اس کا کوئی تصور نہیں تھا، نیز یہ ایک رافضی بادشاہ معز الدولہ کی ایجاد ہے۔امام ذہبی لکھتے ہیں:

فیھا یوم ثامن عشر ذی الحجۃ، عملت الرّافضۃ عید الغدیر، غدیر خمّ، و دقت الکوسات وصلّوا بالصحراء

صلاۃ العید ۳۵۲ھ میں ۱۸ ذو الحجہ کو روافض عید غدیر خم مناتے، ڈھول بجاتے اور صحراء میں نماز عید پڑھتے۔

(العبر فی خبر من غبر، ج2، ص:90)

18 ذو الحجہ کو عید غدیر منانے کا آغاز کب سے ہوا اور کس نے کیا؟

معز الدولہ کے رافضی ہونے کی جمیع شکوک و شبہات البدایہ والنہایہ کی اس عبارت سے دور ہوجائیں گے: فی ھذہ السنة کتبت العامة من الروافض علی أبوب المساجد لعنة مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، وکتبوا أیضاً: ولعن اللہ من غصب فاطمة حقھا، وکانوا یلعنون أبا بکر وَمَنْ أَخْرَجَ الْعَبَّاسَ مِنَ الشُّورَی، یَعْنُونَ عُمَرَ، وَمَنْ نَفَی أَبَا ذَرٍّ۔ یَعْنُونَ عُثْمَانَ۔ رَضِیَ اللہ عن الصحابة، وعلی من لعنھم لعنة اللہ، ولعنوا من منع من دَفْنَ الْحَسَنِ عِنْدَ جَدِّہِ یَعْنُونَ مَرْوَانَ بْنَ الحکم، ولما بلغ ذلك جمیعه مُعِزَّ الدَّوْلَةِ لَمْ یُنْکِرْہُ وَلَمْ یُغَیِّرْہُ، ....

(جاری ہے)

18 ذو الحجہ کو عید غدیر منانے کا آغاز کب سے ہوا اور کس نے کیا؟

ثُمَّ بلغه أن أهل السنة محوا ذلك وكتبوا عوضه لَعَنَ الله الظَّالِمِينَ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْأَوَّلِينَ والآخرين، والتصريح باسم معاوية في اللعن، فأمر بكتب ذلك، قبحه الله وقبح شيعته من الروافض، لا جرم أن هؤلاء لا ينصرون

۳۵۱ ہجری میں رافضیوں نے مساجد کے دروازوں پر مختلف نعرے لکھے جن میں سے چند یہ ہیں۔

01۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعنت ہو۔

(جاری ہے)

18 ذو الحجہ کو عید غدیر منانے کا آغاز کب سے ہوا اور کس نے کیا؟

02۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حق کے غاصب یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اللہ کی لعنت ہو

03۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو شوریٰ سے نکالنے والوں پر یعنی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر اللہ کی لعنت ہو

04۔ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو جلا وطن کرنے والے عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر لعنت ہو

(جاری ہے)

18 ذوالحجہ کو عید غدیر منانے کا آغاز کب سے ہوا اور کس نے کیا؟

05۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ان کے نانا جان ﷺ کے پاس دفن نہ کرنے والوں یعنی مروان بن الحکم و اماں عائشہ رضی اللہ عنہا پر لعنت ہو (معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد)۔

(ابن کثیر نے لکھا کہ) اللہ تعالی تمام صحابہ کرام سے راضی ہو اور ان پر لعنت کرنے والوں پر لعنت ہو۔ جب معز الدولہ کو ان نعروں کا علم ہوا تو اس نے اس پر کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی ان کو ختم کرنے کا حکم دیا۔

(جاری ہے)

18 ذو الحجہ کو عید غدیر منانے کا آغاز کب سے ہوا اور کس نے کیا؟

اس کے بعد معز الدولہ کو اطلاع ہوئی کہ اہل سنت نے اس عبارات کو مٹا دیا ہے تو اس نے اس کی جگہ یہ عبارت لکھنے کا حکم دیا: شروع سے لیکر آخر تک آل محمد پر ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو اور ساتھ ہی اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعنت کی صراحت کی۔ اللہ تعالی اسے اور تمام رافضیوں کو برباد کرے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ اس قسم کے لوگوں کی مدد نہیں فرماتا۔

(البدایہ و النہایہ، جلد 11، صفحہ 276، دار إحیاء التراث العربی)

18 ذو الحجہ کو عید غدیر منانے کا آغاز کب سے ہوا اور کس نے کیا؟

مذکورہ عبارات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ عید غدیر کا آغاز رافضیوں نے کیا،وہ بھی تین سو سال کے بعد، آغاز کرنے والا بھی غالی قسم کا شیعہ اور گستاخ صحابہ تھا۔

مختصر عیدِ غدیر

اب جو نام نہاد سنی عید غدیر مناتے ہیں ان سے چند گزارشات

01۔ عید غدیر رافضیوں کی ایجاد ہے، ان کا مذہبی شعار ہے اور ہم اسے اپنائیں تو کیا یہ روافض سے مشابہت نہیں؟
کیا ان کے طریقہ پر چلنا نہیں ہوا۔

02۔ کیا عید غدیر منانے والے نام نہاد سنی کتب اہلسنت سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ ائمہ اہلبیت عید غدیر منایا کرتے تھے؟
(روافض کی جھوٹی کتب سے حوالہ نہ دیا جائے) اگر ایسا نہیں ہے اور حقیقتاً نہیں ہے تو کیا بات ہے کہ روافض کی دیکھا دیکھی ہم یہ کام کریں۔

(جاری ہے)

اب جو نام نہاد سنی عید غدیر مناتے ہیں ان سے چند گزارشات

03۔ کیا آج تک ہمارے بزرگان دین نے اس دن کو منایا؟ خاص طور پر وہ لوگ جواب دیں جو عرس امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر سوال کرتے ہیں کہ یہ عرس آج تک کس نے منایا ہے؟

04۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہم میلاد بھی تو مناتے ہیں، اگر اس کا جشن منالیں تو کیا خرابی؟

جواباً عرض ہے کہ یہ روافض گستاخ صحابہ کی ایجاد اور ان کا شعار ہے، آج تک مسلمان یہی سمجھتے آئے ہیں کہ یہ ان کا شعار ہے۔ اور یہی لوگ یہ دن بطور جشن کے مناتے ہیں۔

(جاری ہے)

05۔ جو تفضیلی اس دن عید مناتے ہیں یہ وہی ہیں جو محرم الحرام میں شادی کی رسومات کے نہ کرنے کا پرزور اصرار کرتے ہیں ہمارا سوال یہ ہے کہ محرم الحرام میں شہزادگان اہلبیت پر کیے جانے والے ظلم و ستم کی یاد کی وجہ سے شادی کی تقریبات آپ کے نزدیک درست نہ ٹھہریں تو 18 ذی الحجہ کو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جس ظلم و ستم کا نشانہ بنا کر شہید کیا گیا اس دن عید غدیر کا جشن کیسے درست ہوگیا؟ کیا کربلا میں ہونے والا ظلم ظلم تھا اور مدینۃ الرسول میں ہونے والا ظلم ظلم نہیں تھا؟

اب جو نام نہاد سنی عید غدیر مناتے ہیں ان سے چند گزارشات

06۔ اگر کوئی سنی بھائی یہ کہے کہ ہم روافض کے نظریہ پر عید نہیں مناتے بلکہ ہم تو فقط مولا علی رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت عطا ہوئی اس پر عید مناتے ہیں تو عرض یہ ہے کہ یہ روافض کی مدد کرنا ہے، ان کے باطل عقیدہ کے پر چار میں ساتھ دینا ہے۔ان کے باطل نظریہ کو مضبوط کرنا ہے،انہوں نے یہی کہنا ہے کہ "دیکھیں ہم اتنے عرصہ سے یہ عید مناتے آ رہے ہیں،اب ہمارے مخالف اہلسنت بھی اس عید کو منا رہے تھے،مطلب ہمارا کہنا درست تھا کہ اس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت بلافصل ہونے کا اعلان ہوا ہے۔"

بھلا بتلائیں کیا اس سے بدمذہبوں کا فائدہ نہیں ہے؟

07۔ رہی یہ بات کہ اس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت، آپ کے مقام اور مرتبہ کا بیان ہوا اگر اس دن عید منانی چاہیے تو یہ ایک مرتبہ نہیں ہوا، بلکہ آپ کے فضائل تو زبان رسالت مآب ﷺ سے مختلف اوقات میں بیان ہوئے ہیں اور ایک فضیلت کے بیان پر عید منانا اور باقی فضائل ملنے والے دن عید نہ منانا ترجیح بلا مرجح ہے۔

پھر یہ بات مولی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص نہیں رہے گی بلکہ جس دن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان ہو اس دن الگ عید، اسی طرح جس دن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان ہو اس دن الگ عید، بھلا بتلائیں یہ سلسلہ کہیں رکے گا؟